OPEN ACCESS
SUJRIS
﴾ Swat University Journal of Religious & Islamic Studies ﴿
ISSN: 2959-5509
www.sujris.uswat.edu.pk

SUJRIS
Vol.:4, Issue: 1, Jan - March 2026 PP: 81-90

ماحولیات کے تحفظ کا تصور اور عصر حاضر میں اس کی اہمیت؛ قرآن وحدیث کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

The Concept of Environmental Protection and Its Significance in the Contemporary Era: An Analytical Study in the Light of the Qur'an and Sunnah

Dr. Fehmida Baloch
Lecturer, Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women's University, Quetta
Email: fehmida.baloch55@gmail.com

Dr. Waqar Ahmad
Assistant Professor, University of Shangla
Email: waqar29092@gmail.com

Abstract

This research article presents an analytical study of the concept of environmental protection and its contemporary significance in the light of the Qur'an and the Sunnah. Environmental degradation has emerged as one of the most pressing global challenges of the modern era, including climate change, global warming, pollution, deforestation, biodiversity loss and the excessive exploitation of natural resources. While scientific and technological efforts continue to address these crises, this study argues that Islamic teachings provide a comprehensive ethical and spiritual framework for environmental sustainability. The research examines the Qur'anic concept of ecological balance the prohibition of corruption on earth and the principles of moderation, stewardship and responsible utilization of natural resources. Furthermore, it highlights the Prophetic guidance regarding afforestation, water conservation, cleanliness, animal welfare, biodiversity protection and the prohibition of extravagance and wastefulness. The study also analyses the major causes of the contemporary environmental crisis from an Islamic perspective and demonstrates that moral decline, consumerism and human negligence are among its fundamental causes. Using an analytical and descriptive research methodology, this article concludes that Islam offers a balanced and sustainable environmental ethic capable of addressing many of today's ecological challenges. The Qur'an and Sunnah emphasize that environmental conservation is not merely a social or scientific responsibility but also a religious and moral obligation. Therefore, integrating Islamic environmental principles into contemporary environmental policies and public awareness initiatives can significantly contribute to achieving sustainable development and ecological balance.

Keywords; *Environmental Protection, Qur'an and Sunnah, Climate Change, Environmental Pollution, Islamic Teachings.*

CC BY

تمہید

ماحولیات (Environment) سے مراد وہ تمام مادی، حیاتیاتی اور قدرتی عوامل ہیں جو زمین پر زندگی کے وجود، بقااور ارتقاپر اثر انداز ہوتے ہیں۔ لفظ "ماحولیات" عربی زبان کے لفظ "حول" سے نکلا ہے جو احاطہ کرنے کے معنی میں ہے، انگلش زبان میں اسے "Environment" کہتے ہیں جو فرانسیسی لفظ "Environ" سے نکلا ہے جس کا مطلب "گھیرنا" ہے۔ سائنسی اور علمی اصطلاح میں، ماحولیات سے مراد ہمارے ارد گرد موجود ہوا، پانی، مٹی، نباتات، حیوانات اور وہ تمام قدرتی وسائل ہیں جن کے باہمی توازن سے کائنات کا نظام چل رہا ہے۔انسان اور ماحول کا رشتہ اتنا ہی قدیم ہے جتنی خود انسانی تاریخ۔ زمین پر انسانی زندگی کا تسلسل مکمل طور پر اس ماحول کے فراہم کردہ وسائل پر منحصر ہے۔ ہوا کا دباؤ، آکسیجن کی مقدار، پینے کے پانی کی فراہمی، اور زمین کی زرخیزی یہ تمام وہ عناصر ہیں جو ایک نہایت ہی باریک اور حساس توازن (Ecological Balance) کے تحت کام کر رہے ہیں۔ اگر اس توازن میں معمولی سی بھی خرابی پیدا ہو جائے، تو اس کا براہِ راست اثر زمین پر موجود ہر جاندار کی زندگی پر پڑتا ہے۔[1]

عصرِ حاضر میں ماحولیاتی بگاڑ ایک سنگین عالمی بحران کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ صنعتی انقلاب کے بعد سے انسان نے مادی ترقی کی اندھی دوڑ میں قدرتی وسائل کا بے دریغ اور بے رحمانہ استعمال کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں جہاں ایک طرف تکنیکی اور معاشی ترقی ہوئی، وہاں دوسری طرف وہ قدرتی ماحول شدید متاثر ہوا جو زندگی کا ضامن ہے۔ آج دنیا کو گلوبل وارمنگ، موسموں کی تبدیلی (Climate Change) ،اور انواع واقسام کی آلودگی جیسے چیلنجز کا سامنا ہے۔

ایسے ماحول میں جب دنیا کے بڑے بڑے ممالک اور سائنسی ادارے ان مسائل کا حل تلاش کرنے میں سر گرداں ہیں، اسلام کے ماحولیاتی تصور کا مطالعہ انتہائی ناگزیر ہو جاتا ہے۔ اسلام صرف عبادات سے عبارت نہیں ہے، بلکہ یہ مکمل انسانی زندگی (Way of Life) ہے جو کائنات کی ہر چیز کے ساتھ اعتدال کا برتاؤ سکھاتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ نبوی ﷺ میں ماحولیات، قدرتی وسائل کے درست لگاؤ اور زمین پر فساد نہ پھیلانے کے واضح قوانین موجود ہیں۔ لہٰذا، موجودہ دور کے ماحولیاتی بحران کا حل تلاش کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات کا تجزیاتی مطالعہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ دنیا کو مادی اور روحانی دونوں سطحوں پر تباہی سے بچایا جا سکے۔[2]

1-عصرِ حاضر میں ماحولیاتی مسائل کا عالمی منظر نامہ

گلوبل وارمنگ اور موسمیاتی تبدیلی(Global Warming and Climate Change)

عصرِ حاضر کا سب سے بڑا اور ہولناک ماحولیاتی مسئلہ گلوبل وارمنگ (زمین کے درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ) ہے۔ کارخانوں، گاڑیوں اور بجلی کی پیداوار کے لیے کوئلہ، تیل اور گیس (Fossil Fuels) کے بے تحاشا استعمال سے ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین اور دیگر زہریلی گیسوں کی مقدار بڑھ رہی ہے۔ ان گیسوں کو "گرین ہاؤس گیسز" (Greenhouse Gases) کہا جاتا ہے۔ یہ گیسیں زمین کے گرد ایک ایسی تہہ بنا لیتی ہیں جو سورج کی گرمی کو جذب تو کر لیتی ہے لیکن اسے واپس خلا میں خارج نہیں ہونے دیتی، جس سے زمین کا درجہ حرارت سال بہ سال بڑھ رہا ہے۔

اس موسمیاتی تبدیلی کے اثرات اب پوری دنیا میں واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں:

گلیشیئرز کا پگھلنا: دنیا کے بڑے بڑے گلیشیئرز اور قطبین پر جمی برف تیزی سے پگھل رہی ہے۔

سمندروں کے پانی کا زیادہ ہونا: گلیشیئر کی وجہ سے سمندروں کی لہریں اوپر ہوتی جارہی ہے، جس سے اطراف کے شہروں کے ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔

غیر متوقع موسم: کہیں شدید ترین خشک سالی (Droughts) پڑ رہی ہے تو کہیں بے وقت اور تباہ کن بارشیں اور سیلاب آ رہے ہیں۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک ان موسمیاتی تبدیلیوں کی صفِ اول میں شامل ہیں، جہاں حالیہ سالوں کے سیلابوں نے معیشت اور انسانی زندگیوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔[3]

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام

موجودہ دور میں آلودگی نے زمین کے ہر حصے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ اس کی تین بنیادی اقسام درج ذیل ہیں:

الف۔ فضائی آلودگی

صنعتوں سے نکلنے والا دھواں، زہریلی گیسیں، اور گاڑیوں کا اخراج ہوا کو اس حد تک زہریلا بنا چکے ہیں کہ بڑے شہروں میں سانس لینا محال ہو گیا ہے۔ سردیوں کے موسم میں "سموگ (Smog) "کا مسئلہ اب ایک مستقل عذاب بن چکا ہے، جو انسانی صحت، خصوصاً پھیپھڑوں اور دل کی بیماریوں کا سبب بن رہا ہے۔

ب۔ آبی آلودگی

پانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے، لیکن انسان نے اپنے ہی ہاتھوں اس نعمت کو مٹی میں ملا دیا ہے۔ کارخانوں کا کیمیکل ملا فضلا(Industrial Waste) ، شہروں کا گندا پانی اور پلاسٹک کا کچرا بغیر کسی ٹریٹمنٹ کے دریاؤں، نہروں اور سمندروں میں بہا دیا جاتا ہے۔ اس سے نہ صرف پینے کے صاف پانی کی قلّت پیدا ہو رہی ہے، بلکہ آبی حیات (سمندری مچھلیاں اور پودے) بھی بڑے پیمانے پر ختم ہو رہی ہے۔

ج۔ زمینی اور مٹی کی آلودگی

زراعت میں کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات (Pesticides) کا بے دریغ استعمال زمین کی قدرتی زرخیزی کو ختم کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ پلاسٹک بیگ اور ہسپتالوں کا خطرناک فضلا زمین میں دفن کر دیے جانے کے باعث مٹی کو زہریلا بنا رہا ہے، جس کے اثرات ہماری خوراک اور فصلوں میں منتقل ہو رہے ہیں۔[4]

جنگلات کا خاتمہ اور صحرا زدگی

جنگلات کو "زمین کے پھیپھڑے" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں اور آکسیجن فراہم کرتے ہیں۔ لیکن رہائشی سکیموں کی تعمیر، ہائی ویز کی بچھاوٹ اور لکڑی کی بڑھتی ہوئی مانگ کی وجہ سے دنیا بھر میں جنگلات کو بیدردی سے کاٹا جا رہا ہے۔ جنگلات کے خاتمے سے زمین کو جکڑنے والی جڑیں ختم ہو جاتی ہیں، جس سے زمین کا کٹا ہوتا ہے اور معمولی سی بارش بھی بڑے سیلاب کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ درختوں کی کمی کی وجہ سے ہرے بھرے علاقے آہستہ آہستہ بنجر زمینوں اور صحراؤں میں تبدیل ہو رہے ہیں، جسے سائنسی اصطلاح میں صحرا زدگی (Desertification) کہا جاتا ہے۔

حیاتیاتی تنوع کا نقصان

کائنات کا حسن اور اس کا توازن اس بات میں ہے کہ یہاں ہر قسم کے چرند، پرند، درندے اور کیڑے مکوڑے اپنا ایک خاص کردار ادا کر رہے ہیں۔ لیکن انسان کی پھیلائی ہوئی آلودگی، جنگلات کے خاتمے اور غیر قانونی شکار کی وجہ سے جانوروں اور

پودوں کی ہزاروں اقسام (Species) ہمیشہ کے لیے ناپید (Extinct) ہو چکی ہیں اور لاکھوں خطرے میں ہیں۔ جب کوئی ایک نسل ختم ہوتی ہے، تو پوری فوڈ چین (Food Chain) متاثر ہوتی ہے، جس کا حتمی نقصان خود انسان کو اٹھانا پڑتا ہے۔[5]

2-ماحولیاتی بحران کے انسانی زندگی اور بقا پر اثرات

یہ تمام ماحولیاتی مسائل صرف کتابی باتیں نہیں ہیں، بلکہ ان کے اثرات براہِ راست انسانی بقا پر پڑ رہے ہیں:

امراض میں اضافہ: آلودہ پانی اور ہوا کی وجہ سے کینسر، سانس کی بیماریاں، اور جلد کے امراض دنیا بھر میں وبا کی طرح پھیل رہے ہیں۔

غذائی نقصانات: موسموں کی تبدیلی اور مٹی کی آلودگی کی وجہ سے فصلوں کی پیداوار کم ہو رہی ہے، جو مستقبل میں ایک بڑے عالمی قحط کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔

معاشی و سماجی بحران: سیلابوں اور قحط کی وجہ سے لاکھوں لوگ ہجرت کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں، جنہیں "موسمیاتی پناہ گزین (Climate Refugees) " کہا جاتا ہے۔ اس سے معیشت پر دباؤ بڑھ رہا ہے اور سماجی عدم استحکام پیدا ہو رہا ہے۔[6]

3-اسلام کا تصورِ کائنات اور فطرت

کائنات کا نظام اور اس میں توازن کا قرآنی تصور

اسلام کا تصورِ کائنات اس بنیادی حقیقت پر قائم ہے کہ یہ پوری کائنات اور اس کا نظام خود بخود یا کسی حادثے کے نتیجے میں وجود میں نہیں آیا، بلکہ اس کا ایک خالق، مالک اور مدبر ہے جس نے ہر چیز کو ایک خاص حکمت، مقصد اور باریک توازن کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ قرآن مجید نے جا بجا انسان کو متوجہ کیا ہے کہ کائنات کی کسی بھی تخلیق میں کوئی کجی، نقص یا بے اعتدالی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًاۖمَّا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍۖفَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ)[7]

"جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ تو رحمٰن کی آفرینش میں کچھ تفاوت نہ دیکھے گا، تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے؟"

سائنسی نقطہ نظر سے جسے ہم "ایکولوجیکل بیلنس یا ماحول کا حیاتیاتی توازن کہتے ہیں، قرآن مجید اسے "میزان" (توازن و انصاف) اور "قدر" (مقررہ پیمانہ) سے تعبیر کرتا ہے۔ زمین پر آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار، سمندروں اور خشکی کا تناسب، اور جانداروں کی پیدائش کا ایک خاص حساب، سب اسی "میزان" کا حصہ ہیں۔

سورۃ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ه أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ)[8]

ان آیات کا واضح مفہوم یہ ہے کہ کائنات کا قدرتی نظام ایک الٰہی توازن پر چل رہا ہے اور انسان کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی مادی حرص یا سرگرمیوں کے ذریعے اس فطری توازن کو نہ بگاڑے۔

4-ماحولیات کا تحفظ: قرآن مجید کی روشنی میں

زمین پر فساد پھیلانے کی ممانعت

قرآن مجید نے ماحولیاتی بگاڑ، آلودگی اور قدرتی وسائل کی تباہی کو بہت بڑی برائی قرار دیا ہے اور اسے "فساد فی الارض"

(زمین میں بگاڑ) سے تعبیر کیا ہے۔ ہر وہ عمل جو اللہ کے بنائے ہوئے فطری نظام کو نقصان پہنچائے، چاہے وہ گیسوں کے ذریعے ہوا کو زہریلا کرنا ہو، کیمیکلز کے ذریعے پانی کو خراب کرنا ہو، یا جنگلات کا بے دریغ کٹاؤ ہو، وہ فساد کی تعریف میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا واضح فرمان ہے:

(وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا)[9]

"یعنی روئے زمین پر فساد نہ پھیلائیں۔"

موجودہ دور کا ماحولیاتی بحران دراصل انسان کی اسی روش کا نتیجہ ہے جس کی نشاندہی قرآن نے صدیوں پہلے کر دی تھی۔ سورۃ الروم کی یہ آیت عصر حاضر کے عالمی منظر نامے کی ہو بہو عکاسی کرتی ہے:

(ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ)[10]

"خشکی اور تری میں بگاڑ (آلودگی و تباہی) پھیل گیا ہے، ان اعمال کے باعث جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائے۔"

یہ آیت سائنسی طور پر ثابت کرتی ہے کہ اووزون لیئر کا پھٹنا، سمندروں کا زہریلا ہونا اور گلوبل وارمنگ، یہ سب کسی قدرتی آفت کا نتیجہ نہیں بلکہ انسان کے اپنے اعمال (صنعتی فضلا، جنگی جنون اور مادی لالچ) کا شاخسانہ ہیں، اور اب انسان اس کے عذاب (بیماریوں اور سیلابوں کی صورت میں) چکھ رہا ہے۔

5-ماحولیات کا تحفظ: احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شجرکاری اور نباتات کی فضیلت (صدقہ جاریہ کا تصور)

احادیثِ نبوی ﷺ میں ماحول کو ہرا بھرا رکھنے، درخت لگانے اور زراعت کو فروغ دینے کی جتنی تاکید اور ترغیب ملتی ہے اسلام کے علاوہ کہیں اور اس کی مثال نہیں ملتی۔ رسول اللہ ﷺ نے درخت لگانے اور فصل بونے کو محض ایک دنیاوی یا معاشی عمل نہیں قرار دیا، بلکہ اسے عظیم ترین عبادت اور صدقہ جاریہ بنایا ہے۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ"[11]

"یعنی کسی مسلمان کے بوئے ہوئے درخت یا فصل سے کسی جانور اور پرندہ کا کچھ کھالینا اس کے لئے صدقہ ہے۔"

اس حوالے سے شجرکاری کا مہم تو تقریباً زور و شور سے جاری ہے لیکن اس کے مقابلے میں درختوں کی کٹائی کا سلسلہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے آکسیجن دن بدن کم ہوتا جارہا ہے، یہ ایک المناک حقیقت ہے کہ روزانہ کے حساب سے نباتات وحیوانات مقدار میں کمی ہوتی جارہی ہیں اور دنیا میں موت کے گھاٹ اترنے والی چیزوں کا پچھتّر فیصد حصہ ماحولیاتی آلودگی کی بھینٹ چڑھ رہا ہے۔[12]

اس لئے حکومت کا یہ اہم فریضہ ہے کہ جنگلات کی کٹائی کے حوالے سے جو قانون سازی ہوئی ہے اس کو عملی جامہ پہنایا جائے، تاکہ جنگلات کی وجہ سے آلودگی کو کم کیا جائے۔

صفائی اور پاکیزگی کا نبوی تصور

ماحولیاتی تحفظ کا دوسرا بڑا ستون صفائی ہے، کیونکہ گندگی اور غلاظت ہی ہوا، پانی اور مٹی کی آلودگی کا سبب بنتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے صفائی کو جزایمان ٹھہرایا ہے۔

آپ کا مشہور فرمان ہے:

"الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ"[13]

"طہارت اور صفائی ایمان کا نصف (آدھا) حصہ ہے۔"

"السواك مطهرة للفم مرضاة للرب"[14]

اسلام نے صرف ذاتی صفائی کی بات نہیں کی بلکہ اجتماعی اور ماحولیاتی صفائی پر بھی یکساں زور دیا ہے۔آپ علیہ السلام نے تمام گزرگاہوں کو گندا کرنے سے کی بار ممانعت بیان کی ہے کیونکہ یہ عوامی صحت کو متاثر کرتا ہے۔[15]

6-پانی کے تحفظ اور اسراف کی ممانعت کا اسلامی اصول(Water Conservation)

پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے نبوی تعلیمات

پانی زمین پر زندگی کا سب سے اہم اور بنیادی جزو ہے۔ عصرِ حاضر میں جہاں پینے کے صاف پانی کی قلّت (Water Scarcity)ایک ہولناک عالمی بحران بن چکی ہے، وہیں اسلام نے چودہ سو سال پہلے پانی کی ایک ایک بوند کو احتیاط سے استعمال کرنے کی سخت تاکید فرمائی تھی۔ اسلام میں پانی کا ضیاع یا اسراف اس وقت بھی ممنوع ہے جب انسان کے پاس وہ وافر مقدار میں موجود ہو۔

ابن عمرو بن العاص نقل کرتے ہیں:

آپ علیہ السلام حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ وضو کر رہے تھے۔ارشاد فرمایا: اے سعد! یہ کیا اسراف (فضول خرچی) ہے؟ انہوں نے عرض کیا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں! خواہ تم بہتی ہوئی ندی کے ساحل پر کیوں نہ بیٹھے ہو!"[16]

یہ روایت موجودہ دور کے "واٹر مینجمنٹ (Water Management) "کے اصولوں کے لیے ایک سنہری رہنما اصول فراہم کرتی ہے۔ جب وضو جیسی عظیم عبادت کے دوران بھی بہتے ہوئے پانی سے فضول خرچی منع ہے، تو عام دنیاوی کاموں، گاڑیوں کے دھونے یا گھریلو استعمال میں پانی کا بے دریغ ضیاع کس قدر بڑا گناہ ہوگا۔

7- شجرکاری، زراعت اور نباتات کا تحفظ(Forestry and Agriculture)

اسلامی قانونِ جنگ اور ماحولیات

موجودہ دور کی جنگوں میں "کیمیکل ویپنز (Chemical Weapons) "اور بمباری کے ذریعے پورے پورے جنگلات اور زرعی اراضی کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا جاتا ہے، جس کے ماحولیاتی اثرات دہائیوں تک برقرار رہتے ہیں۔ اس کے برعکس، اسلام کا نظامِ اخلاق اتنا بلند ہے کہ حالتِ جنگ میں بھی دشمن کی ماحولیاتی املاک کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب شام کی طرف لشکر روانہ کیا، تو سپہ سالار کو جو تاریخی ہدایات دیں، ان میں ماحولیاتی تحفظ کا یہ ضابطہ سرفہرست تھا:

(وَلَا تَقْطَعُوا شَجَرًا مُثْمِرًا، وَلَا تُخَرِّبُوا عَامِرًا، وَلَا تَعْقِرُوا شَاةً وَلَا بَعِيرًا إِلَّا لِمَأْكَلَةٍ، وَلَا تَحْرِقُوا نَخْلًا وَلَا تُغْرِقُوهُ)[17]

"اور تم کسی پھلدار پودے کو مت کاٹنا، آبادی کو برباد نہ کرنا، کسی جانور کو بغیر ضرورت کے ذبح نہ کرنا سوائے اس کے کہ اسے کھانے کے لیے استعمال کرو، اور کھجور کے درختوں کو نہ جلانا اور نہ ہی پانی میں غرق کرنا۔"

یہ قانون ثابت کرتا ہے کہ اسلام کے نزدیک جنگ صرف انسانوں کے درمیان ہوتی ہے؛ ماحول، درخت اور بے زبان جاندار اس دشمنی کا حصہ نہیں بننے چاہئیں۔ یہ تصور عصرِ حاضر کے بین الاقوامی قوانین سے کہیں زیادہ جامع ہے۔

بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے احکام

اسلام صرف موجودہ نباتات کے تحفظ کی بات نہیں کرتا بلکہ زراعت کی توسیع اور بنجر زمینوں کو زرخیز بنانے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ زمین کا ایکولوجیکل توازن برقرار رہے۔

رسول اللہ نے فرمایا ہے:

"مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ"[18]

"جس نے فوت شدہ/مردہ زمین کو زندہ کیا، تو وہ اس کا حق ہے۔"

یہ قانون لوگوں میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ وہ غیر آباد اور بنجر اراضی پر شجرکاری اور زراعت کریں، جس سے نہ صرف معاشی خوشحالی آتی ہے بلکہ "گرین ہاؤس گیسز" کا خاتمہ اور ماحول کی درستی بھی ممکن ہوتی ہے۔

8-حیوانی حیات اور جنگلی زندگی کا تحفظ

جانوروں کے حقوق اور ان پر ظلم کی ممانعت

کائنات کے حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) کو برقرار رکھنے کے لیے پرندوں اور جانوروں کا وجود انتہائی لازمی ہے۔ اسلام نے جانوروں کو محض ایک مادی مخلوق نہیں سمجھا، بلکہ قرآن مجید نے انہیں بھی انسانوں کی طرح ایک باقاعدہ امت اور برادری قرار دیا ہے۔

قرآنِ کریم میں فرمایا:

(وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ)[19]

"اور زمین میں چلنے والا کوئی بھی جاندار اور اپنے دو پروں سے اڑنے والا کوئی بھی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری ہی طرح کی امتیں (جماعتیں) نہ ہوں۔"

چونکہ وہ بھی امتیں ہیں، اس لیے ان کے حقوق کا تحفظ بھی انسان پر واجب ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک ایسی عورت کا قصہ بیان کیا جسے محض ایک بلی کو باندھ کر مارنے پر جہنم میں ڈالا گیا اس نے اس کو خود کچھ کھلایا اور نہ ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے کے لیے آزاد چھوڑا۔[20] آپ نے چڑیوں اور پرندوں کے گھونسلے اجاڑنے اور ان کے بچوں کو تڑپانے سے منع فرمایا۔

قدرتی پناہ گاہوں (حمیٰ) کا نبوی نظام

موجودہ دور میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے جو "نیشنل پارکس" یا "وائلڈ لائف سینکچوریز Wildlife) "Sanctuaries) بنائی جاتی ہیں، ان کا بانی دراصل اسلام ہے۔ رسول اللہ اور خلفاء نے مدینہ منورہ اور اس کے ارد گرد کے وسیع علاقوں کو "حمیٰ" (محفوظ پناہ گاہ) قرار دے دیا تھا، جہاں کسی بھی جنگلی جانور کا شکار کرنے اور وہاں کے درختوں اور جھاڑیوں کو کاٹنے کی قانونی طور پر مکمل ممانعت تھی۔

آپ نے مدینہ منورہ کے بارے میں فرمایا:

"إِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ أَنْ يُعْضَدَ عِضَاهُهَا، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا"[21]

"بے شک میں مدینہ (کے اطراف) کو حرام (محفوظ) قرار دیتا ہوں کہ نہ تو اس کے کانٹے دار درخت کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کے شکار (جنگلی جانوروں) کو قتل کیا جائے۔"

9-اسراف اور تبذیر (Consumerism & Waste) کی ممانعت

مادی صارفیت اور کچرے کا ماحولیاتی نقصان

عصرِ حاضر میں ماحولیاتی بگاڑ کی ایک بڑی وجہ اندھی مادی صارفیت ہے، جہاں ضرورت سے زیادہ اشیاء کی خریداری اور پھر انہیں ضائع کرنا ایک فیشن بن چکا ہے۔ "استعمال کرو اور پھینک دو (Throw-away Culture) " کے اس رویے نے دنیا کو کچرے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا ہے۔ پلاسٹک کی مصنوعات، الیکٹرانک کچرا (E-waste) اور ضرورت سے زیادہ پیکیجنگ مٹیریل مٹی اور سمندروں کو زہریلا بنا رہے ہیں۔ سائنسی رپورٹس کے مطابق دنیا بھر میں پیدا ہونے والے کچرے کا ایک بڑا حصہ خوراک اور ان اشیاء پر مشتمل ہے جنہیں بغیر استعمال کیے یا جزوی استعمال کے بعد پھینک دیا جاتا ہے۔[22]

قناعت، سادگی اور تبذیر کی ممانعت کا اسلامی اصول

اسلام اس مادی ہوس اور اسراف کے کلچر کو جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ قرآن مجید نے ضرورت سے زیادہ وسائل کے استعمال (اسراف) اور وسائل کو برباد کرنے (تبذیر) کو سخت گناہ قرار دیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ)[23]

"اور کھاؤ اور پیو اور اسراف (حد سے تجاوز) نہ کرو، بے شک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔"

جہاں وسائل کو ضائع کرنے کی بات آتی ہے، وہاں قرآن کریم میں ان کا شیطان کا بھائی کہا گیا ہے، کیونکہ شیطان کائنات کے فطری نظام اور نعمتوں کی ناشکری کرتا ہے:

(إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا)[24]

"بے شک وسائل کو برباد کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان بڑا ناشکرا ہے۔

اسلام انسان کو قناعت اور سادگی کی زندگی سکھاتا ہے۔ اگر موجودہ دنیا اسلامی اصولِ قناعت کو اپنا لے اور صرف اپنی حقیقی ضرورت کے مطابق وسائل کا استعمال کرے، تو دنیا سے کچرے (Waste Generation) اور کاربن کے اخراج میں نمایاں کمی لائی جا سکتی ہے۔

10۔ عصرِ حاضر کے ماحولیاتی بحران کے بنیادی اسباب

اخلاقی اقدار کی کمی اور مادی پرستی (Secular Ecocide)

عصرِ حاضر کے ماحولیاتی بحران کی جڑیں صرف سائنسی یا تکنیکی خرابیوں میں نہیں ہیں، بلکہ یہ بنیادی طور پر ایک اخلاقی اور معنوی بحران ہے۔ جدید سیکولر اور مادی فکر نے کائنات کو محض ایک "استعمال کی چیز (Commodity) " بنا دیا ہے، جس کا کوئی روحانی تقدس نہیں ہے۔ جب انسان نے خود کو کائنات کا خدا اور مطلق العنان مالک سمجھ لیا، تو اس نے منافع کی ہوس میں زمین کے سینے کو چیرنا شروع کر دیا۔ کارپوریشنز اور صنعتی ممالک کا خدا صرف اور صرف "معاشی ترقی کا گراف " بن چکا ہے،

چاہے اس کے لیے زمین کے پھیپھڑے (جنگلات) ہی کیوں نہ کاٹنے پڑیں۔[25]

10.2 قرآنی آیت "ظَهَرَ الْفَسَادُ" کا عصری اطلاق (Application)

قرآنِ مجید نے انسانی ہاتھوں سے پیدا ہونے والے اس ماحولیاتی بگاڑ کا نقشہ سورۃ الروم کی آیت 41 میں کھینچا ہے:

(ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ)

اس آیت کا جدید سائنسی تناظر میں گہرا تجزیہ کیا جائے تو چند اہم نکات سامنے آتے ہیں:

"بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ" یہ واضح کرتا ہے کہ اوزون کی تہہ کا پھٹنا، تیزابی بارشیں اور سمندروں کا پلاسٹک سے بھر جانا کسی قدرتی ارتقا کا حصہ نہیں، بلکہ انسانی فیکٹریوں، کیمیکلز اور جنگی ہتھیاروں کا براہِ راست نتیجہ ہے۔

"لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس بگاڑ کا کچھ عذاب دنیا ہی میں انسان کو چکھایا جائے گا۔ چنانچہ آج انسان کینسر، سانس کی مہلک بیماریوں، اسموگ اور بے وقت کے سیلابوں کی صورت میں اپنے ہی کیے کا خمیازہ بھگت رہا ہے۔

"لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" اس بحران کا ایک مثبت پہلو یہ ہے کہ یہ انسان کے لیے ایک ویک اپ کال ہے، تاکہ وہ اپنی مادی روش سے باز آئے اور فطرت کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر جینا سیکھے۔[26]

خلاصہ و نتائج بحث

تحقیقی تجزیے سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ عصرِ حاضر کا ماحولیاتی بحران محض ایک سائنسی مسئلہ نہیں، بلکہ یہ انسان کی بے لگام مادی ہوس، صارفانہ کلچر اور اخلاقی زوال کا براہِ راست نتیجہ ہے جس کی نشاندہی قرآن مجید نے صدیوں پہلے کر دی تھی۔

1. اسلام میں ماحول کا تحفظ، شجرکاری اور صفائی برقرار رکھنا محض کوئی دنیاوی یا سماجی کام نہیں ہے، بلکہ یہ انسان کے ایمان کا لازمی حصہ اور آخرت میں جوابدہی سے جڑا ہوا ایک اہم مذہبی فریضہ ہے۔
2. مطالعے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پانی جیسے قیمتی قدرتی وسیلے کو ضائع کرنا یا اسے آلودہ کرنا ایک شدید شرعی جرم ہے، کیونکہ نبوی تعلیمات بہتی ہوئی ندی کے کنارے بیٹھ کر بھی وضو کے دوران پانی کا اسراف کرنے سے سختی سے روکتی ہیں۔
3. تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ کائنات کے حیاتیاتی تنوع کا تحفظ اسلام کے بنیادی قوانین میں شامل ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جانوروں کو انسانوں کی طرح امت قرار دیا اور حالتِ جنگ میں بھی نباتات اور درختوں کو کاٹنے کی مکمل ممانعت فرمائی۔
4. موجودہ دور کے مادی عالمی معاہدات ماحولیاتی بگاڑ کو روکنے میں ناکام رہے ہیں، للٰذا اس بحران کا واحد اور دیرپا حل اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کو اپنانا ہے جو انسان کے اندر بیرونی قانون کے بجائے خوفِ خدا اور تقویٰ کے ذریعے تحفظِ ماحول کا سچا شعور پیدا کرتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International

License.

حواشی و حوالہ جات

1 ماحولیات اور انسانی صحت کی عالمی رپورٹ 2024۔ جنیوا: ڈبلیو ایچ او پبلیکیشنز، ص 12-15۔

2 موسمیاتی بگاڑ اور اس کے اثرات۔ نیو یارک: اقوامِ متحدہ پبلیکیشنز، 2023، ص 54۔

3 وزارتِ موسمیاتی تبدیلی، حکومتِ پاکستان۔ قومی ماحولیاتی پالیسی رپورٹ 2025۔ اسلام آباد: گورنمنٹ پبلشنگ پریس، صف 13۔11۔

4 ماحولیات اور انسانی صحت کی عالمی رپورٹ 2024۔ جنیوا: ڈبلیو ایچ او پبلیکیشنز، ص 65۔

5 خالد، فضلون "اسلام اور ماحولیات: ایک اخلاقی اور عمرانی مطالعہ"۔ جرنل آف اسلامک اسٹڈیز، آکسفورڈ یونیورسٹی، 2021۔

6 نصر، سید حسین "جدید ماحولیاتی بحران اور اسلامی مابعد الطبیعات"۔ الفکر الاسلامی، قاہرہ، 2022۔

7 سورۃ الملک، آیت، 2

8 سورۃ الرحمٰن، آیت: 07-08

9 سورۃ الاعراف، آیت، 07۔

10 سورۃ الروم، آیت، 4۔

11 محمد بن اسماعیل بخاری۔ الجامع الصحیح، کتاب المزارعۃ، باب فضل الزرع والغرس إذا أكل منہ۔ قاہرہ: دار الطوق النجاۃ۔ حدیث نمبر: 2320۔

12 الدکتور محمد الزیادی، الإسلام والبيئة، ص: ۔26

13 مسند احمد، باب حدیث أبي مالك الأشعري، حدیث رقم: 22902۔

14 مسند احمد بن حنبل، مسند أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ، حدیث رقم: 7

15 مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء۔ بیروت: دار إحياء التراث العربي۔ حدیث نمبر: 223۔

16 ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ۔ باب ماجاء فی القصد فی الوضوء وقصد الماء۔ قاہرہ: دار إحياء الكتب العربية۔ حدیث نمبر: 425۔

17 امام مالک بن انس، المؤطا۔ کتاب الجہاد، باب النہی عن قتل النساء والولدان فی الغزو۔ بیروت: دار إحياء التراث العربي۔ حدیث نمبر: 965۔

18 ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی۔ سنن الترمذی، باب ماجاء فی إحياء أراضي الموات۔ قاہرہ: مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی۔ حدیث نمبر: 1378۔

19 سورۃ النعام، آیت، 38۔

20 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب احادیث الانبیاء، حدیث رقم، 3482۔

21 مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم۔ کتاب الحج،۔ بیروت: دار إحياء التراث العربي۔ حدیث رقم، 1362

22 صدیقی، عائشہ، "عصرِ حاضر کا صارفانہ کلچر اور اسراف کے خلاف اسلامی قوانین"۔ جرنل آف اسلامک اکانومکس، کراچی، 2023۔

23 سورۃ الاعراف، آیت، 31۔

24 سورۃ بنی اسرائیل، آیت، 27۔

25 فاروقی، محمد عمران، "قرآنی تعلیمات میں حیاتیاتی توازن کا تصور"۔ الاضواء، جامعہ پنجاب، لاہور، 2023۔

26 احمد، ڈاکٹر ضیاء الدین۔ "قرآنی اصطلاح 'فساد فی الارض' اور جدید ماحولیاتی آلودگی"۔ فکر و نظر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2025۔